بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامداً ومصلیاً

سوال اور اسکے ساتھ منسلکہ عدالتی فیصلے کا مطالعہ کیا گیا، جسکا حاصل یہ ہے کہ مدعیہ فرحین یاسین بنت محمد یاسین نے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے عدالت میں اپنا دعوی داخل کیا جس میں اس نے مدعی علیہ شوہر آصف خالد ولد خالد جاوید قیصر پر کچھ الزامات لگائے ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر اذیت دینا، اور نان نفقہ نہ دینا شامل ہیں، مدعیہ کا کہنا یہ ہے کہ ان حالات کی وجہ سے اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی، کیونکہ شوہر کے رویے کی وجہ سے اس کے دل میں شوہر کے لئے نفرت پیدا ہو چکی ہے۔

اسکے بعد عدالت نے شوہر کو بلانے کے لئے سمن جاری کئے، اور روزنامہ ایکسپریس میں اشتہار بھی شائع کیا گیا، لیکن اسکے باوجود شوہر حاضرِ عدالت نہیں ہوا اور اپنا دفاع نہیں کیا چنانچہ اسکے بعد عدالت نے بیوی کے حلفیہ بیان کو بنیاد بنا کر ڈگری جاری کر کے بطریق خلع بعوض مہر دونوں کا نکاح ختم کر دیا۔

اس فیصلہ کا حکم یہ ہے کہ چونکہ دعویٰ میں فسخ نکاح کی شرعی بنیاد موجود ہے یعنی شوہر کا "تعنت" کیونکہ دعویٰ کے مطابق مدعاعلیہ نے مدعیہ کو نان نفقہ نہیں دیا لہذا دعویٰ داخل ہونے کے بعد اگر واقعۃً شوہر کو اس مقدمہ کی اطلاع ہوئی تھی اور اسکو معلوم تھا کہ میرے خلاف کیس عدالت میں چل رہا ہے اور عدالت مجھے طلب کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود وہ جان بوجھ کر حاضر عدالت نہیں ہوا اور کسی وکیل کے ذریعہ بھی اپنا دفاع نہیں کیا تو اس سے شوہر کا "تعنت" ثابت ہو رہا ہے اسی طرح یہ اسکی طرف سے "نکول" یعنی قسم سے انکار بھی ہے لہذا اب یہ سمجھا جائے گا کہ مذکورہ صورت میں نان ونفقہ نہ دینے کی وجہ سے شوہر متعنت ہے اور مدعیہ بیوی فرحین یاسین کے پاس شرعی گواہ نہ ہونے یا پیش نہ کرنے کی بنیاد پر شوہر کو قسم کے لئے بلایا گیا لیکن وہ حاضر عدالت نہیں ہوا اور اپنا دفاع نہیں کیا، اسکے بعد عدالت نے مدعیہ فرحین یاسین کے حلفیہ بیان کو بنیاد بنا کر نکاح کو فسخ کیا جو شرعاً درست ہے۔

اس فیصلہ میں گو عدالت نے تعنت کو صراحۃً فسخ نکاح کی بنیاد نہیں بنایا ہے بلکہ منسلکہ فیصلہ خلع کی بنیاد پر دیا گیا ہے جو شرعاً درست نہیں لیکن چونکہ اس فیصلہ میں فسخ نکاح کی بنیاد فی الجملہ موجود ہے یعنی شوہر کا متعنت ہونا اور شوہر بھی بلانے کے باوجود حاضر عدالت نہیں ہوا جو اسکی طرف سے قسم سے نکول بھی ہے لہذا نکول (یعنی شوہر کا متعنت ہونا اور بار بار بلانے کے باوجود نہ آنا) کی بنیاد پر یہ نکاح شرعاً فسخ سمجھا جائے گا اور مدعیہ مسماۃ فرحین

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

یاسین مدعی علیہ آصف خالد ولد خالد جاوید قیصر کے نکاح سے خارج سمجھی جائے گی۔ چنانچہ اس کے بعد اگر آپ، شیخ فرحین یاسین، کا دوبارہ آصف خالد سے نکاح نہیں ہوا تھا اور جس وقت شوہر نے طلاق کے سوال میں مذکورہ الفاظ کہے اس وقت آپ کی عدت بھی گذر چکی تھی تو ایسی صورت میں شوہر کے مذکورہ الفاظ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور آپ دونوں اگر چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، لیکن دوبارہ نکاح کی صورت میں شوہر کو محض دو طلاقوں کا اختیار رہے گا، لہذا طلاق کے معاملے میں پھر بہت احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بلال احمد قاضی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۹

14 دسمبر 2017

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۱۹۳۷

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ
16-12-2017

مفتی

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۳۰-۳-۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner